https://farid.ps/articles/icj_genocide_cornered/ur.html

شواہد کا بوجھ: عالمی عدالت انصاف کیوں ممکنہ طور پر اسرائیل کو نسل کشی کا مجرم قرار دے گی – اور جرمنی کے لیے اس کا کیا مطلب ہے

عالمی عدالت انصاف (آئی سی جے) اپنی تاریخ کے ایک فیصلہ کن لمحے پر کھڑی ہے۔ کیس جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل میں، عدالت کو یہ طے کرنا ہے کہ غزہ کی پٹی میں اسرائیل کے اقدامات 1948 کی نسل کشی کنونشن کی خلاف ورزی ہیں یا نہیں۔ اگر وہ اسرائیل کو مجرم قرار دیتی ہے، تو ایک قانونی اور اخلاقی زلزلہ آئے گا – جو تقریباً یقینی طور پر متوازی کیس نکاراگوا بمقابلہ جرمنی کا نتیجہ بھی طے کر دے گا، جس میں جرمنی پر اسی نسل کشی میں مدد اور اکساؤ کا الزام ہے۔

لیکن اگر عدالت اسرائیل کو بری کر دے، تو نتائج اسی قدر تاریخی ہوں گے – البتہ ایک تاریک سمت میں۔ آئی سی جے کو تفصیل سے وضاحت کرنی ہوگی کہ نسل کشی پر شواہد کا ایک وسیع اور بڑھتا ہوا ڈھیر، سابقہ فیصلے اور ماہرین کی اتفاق رائے اس کیس میں کیوں نافذ نہیں ہوتی۔ یہ وضاحت نہ صرف طویل ہونی چاہیے، بلکہ غیر معمولی – درحقیقت نسل کشی کی قانونی روایات کے کئی عشروں کو دوبارہ لکھنا تاکہ ایک بے مثال استثناء پیدا کیا جا سکے۔ مختصراً، اسرائیل کے اقدامات، اس کے افسران کے بیانات اور آئی سی جے کے احکامات کی مسلسل نافرمانی نے عدالت کو کوئی چارہ نہیں چھوڑا سوائے نسل کشی کنونشن کو برقرار رکھنے کے – اور مجرم اور اس کے سہولت کار دونوں کو جوابدہ ٹھہرانے کے۔

قانونی معیار: نسل کشی کنونشن کا آرٹیکل II

1948 کی نسل کشی کنونشن کے آرٹیکل II کے مطابق، نسل کشی کو ایسے اعمال جو قومی، نسلی، نژادی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیے جائیں کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جن میں شامل ہیں:

- گروہ کے ارکان کا قتل،
- شدید جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانا،

- جان بوجھ کر زندگی کی ایسی حالتیں مسلط کرنا جو گروہ کی جسمانی تباہی کا باعث بنیں،
- پیدائش روکنا، یا
- بچوں کا زبردستی منتقلی۔

ارادہ (**dolus specialis**) وہ ہے جو نسل کشی کو دیگر جرائم سے ممتاز کرتا ہے۔ آئی سی جے، روانڈا اور سابق یوگوسلاویہ کے ٹریبونلز کے ساتھ، کب سے تسلیم کرتی آرہی ہے کہ **ارادے کو "رویے کے پیٹرن" سے اخذ کیا جا سکتا ہے**، خاص طور پر جب اعلیٰ افسران براہ راست ارادے کے بیانات دیتے ہیں۔ (**دیکھیں: Krstić, Akayesu, بوسنیا بمقابلہ سربیا۔**)

اسرائیل کے دستاویزی اقدامات: ڈیزائن کے ذریعے تباہی

اب ایک وسیع اور بڑھتا ہوا ریکارڈ موجود ہے – اقوام متحدہ کے اداروں، این جی اوز، میڈیا تحقیقات اور آزاد ماہرین کی طرف سے جمع کیا گیا – جو ظاہر کرتا ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی فوجی مہم میں شامل تھے:

- **شہریوں کا وسیع پیمانے پر قتل**، جس میں دسیوں ہزار خواتین اور بچے،
- **ہسپتالوں، اسکولوں اور اقوام متحدہ کے جھنڈے تلے مہاجر پناہ گاہوں کی تباہی**،
- **پانی کی بنیادی ڈھانچے اور ڈی سیلینیشن پلانٹس کی مسماری**،
- **کھانے، ایندھن اور انسانی امداد کی نظاماتی رکاوٹ**، جو بھوک کا باعث بن رہی ہے،
- **بڑے پیمانے پر بے دخلی**، غزہ کو "ناقابل رہائش علاقہ" میں تبدیل کرنا،
- **محاصرے کی حکمت عملی اور بھوک کو جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال۔**

یہ الگ تھلگ زیادتیاں یا ضمنی نقصان نہیں ہیں۔ یہ **مستقل اور مسلسل مہم** کو ظاہر کرتے ہیں جو زندگی کے بنیادی عناصر کو نشانہ بناتی ہے – کنونشن کے آرٹیکل II(c) کے مطابق: **"گروہ کی جسمانی تباہی کا باعث بننے والی زندگی کی حالتیں۔"**

ارادے کے بیانات: گیلنٹ، بین گویر، کاٹز اور دیگر

اتنے ہی مجرم ہیں **اعلیٰ ترین اسرائیلی افسران کی طرف سے نسل کشی کے ارادے کے عوامی بیانات**، جن میں شامل ہیں:

- **وزیر دفاع یوآو گیلنٹ**، جنہوں نے غزہ پر "مکمل محاصرہ" کا اعلان کیا اور کہا: **"کوئی بجلی، کوئی کھانا، کوئی ایندھن۔ ہم انسانی جانوروں سے لڑ رہے ہیں۔"**

- **قومی سلامتی کے وزیر ایتمار بین گویر**، جنہوں نے غزہ اور مغربی کنارے سے فلسطینیوں کی "**ہجرت کی حوصلہ افزائی**" کی کھل کر وکالت کی۔
- **توانائی کے وزیر اسرائیل کاٹز**، جنہوں نے کہا: "**پانی یا بجلی نہیں چلائی جائے گی۔ انسانی امداد کی اجازت نہیں دی جائے گی۔**"

یہ کنارے کی آوازیں نہیں ہیں۔ یہ سرکاری ریاستی نمائندے ہیں، اور ان کے بیانات پالیسی میں نافذ کیے گئے ہیں۔ آئی سی جے اور آئی سی ٹی وائی کے موجودہ سابقہ فیصلوں کے مطابق، **ایسے واضح ارادے کے بیانات نسل کشی کے ارادے کے مضبوط ثبوت کے طور پر قبول کیے گئے ہیں**، خاص طور پر جب تباہی کی مربوط مہم کے ساتھ ملا کر۔

آئی سی جے کے عبوری احکامات: نسل کشی پہلے ہی "ممکنہ"

جنوری 2024 میں، آئی سی جے نے **جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل** میں **عبوری احکامات** جاری کیے، یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہ **جنوبی افریقہ کا نسل کشی کا دعویٰ ممکنہ تھا**۔ عدالت نے اسرائیل کو حکم دیا:

- نسل کشی کے اعمال روکنا،
- انسانی امداد کی اجازت دینا،
- اکساؤ کو سزا دینا،
- اور ایک ماہ کے اندر رپورٹ کرنا۔

اسرائیل نے **ان احکامات کی تعمیل نہیں کی**۔ امداد اب بھی روکی ہوئی ہے، شہریوں کی تکلیف بڑھ گئی ہے، اور اکساؤ بغیر سزا کے رہا ہے۔ یہ صرف نافرمانی سے زیادہ ہے—یہ ممکنہ طور پر **نسل کشی کے ارادے کی خاموش اعتراف** ہے۔

بین الاقوامی قانون میں، دنیا کی اعلیٰ ترین عدالت کی سرکاری وارننگ کے بعد رویے میں تبدیلی نہ ہونا **خطرے کی آگاہی** اور پھر بھی **جاری رکھنے کی خواہش** کا اشارہ دیتا ہے۔ یہ ممکنہ خطرے کو ارادے کا معتبر ثبوت بنا دیتا ہے۔

سابقہ فیصلوں کا مسئلہ: اگر عدالت اسے چھوڑ دے تو کیا؟

اگر آئی سی جے آخر کار فیصلہ کرے کہ اسرائیل نے **نسل کشی نہیں کی**، تو اسے وضاحت کرنی ہوگی:

- کیوں بوسنیا، روانڈا اور میانمار میں نسل کشی کی حد پار کرنے والے اعمال اور ارادہ فلسطینیوں کے خلاف نہیں گنے جاتے،
- کیوں اعلیٰ افسران کے واضح بیانات سابقہ فیصلوں سے مطابقت کے باوجود نظر انداز کیے جائیں،
- کیوں بھوک، زندگی کی بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور بڑے پیمانے پر موت نسل کشی کی پالیسی ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں۔

ایسا فیصلہ نہ صرف قانونی دوہرا معیار پیدا کرے گا، بلکہ بین الاقوامی قانون کی ساکھ کو تباہ کر دے گا۔ اور اس استثناء کو جواز دینے کے لیے، عدالت کو اپنی ہی قانونی روایات سے ہٹنا پڑے گا اور ممکنہ طور پر اپنی تاریخ کا طویل ترین رائے نامہ جاری کرنا پڑے گا۔

نکاراگوا بمقابلہ جرمنی: اگلا ڈومینو

اگر آئی سی جے اسرائیل کو نسل کشی کا مجرم قرار دیتی ہے، تو جرمنی کا مرکزی ہتھیار سپلائر اور سفارتی محافظ کا کردار اسے اگلا سب سے ممکنہ ریاست بنا دے گا جسے خلاف ورزی میں پایا جائے گا۔ جرمنی نے:

- غزہ پر حملے کے دوران ہتھیار فراہم کیے،
- آئی سی جے میں اسرائیل کا دفاع کیا،
- اقوام متحدہ اور این جی اوز کی وارننگز کو نظر انداز کیا،
- اور اندرونی اختلاف کو دبایا۔

اگر اسرائیل مجرم ہے، تو جرمنی کی مادی اور سیاسی مدد نسل کشی میں مدد اور اکساؤ کی شرائط کو آرٹیکل III(e) کے تحت پورا کر سکتی ہے۔ کیس نکاراگوا بمقابلہ جرمنی اس لیے براہ راست جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل کے نتیجے پر منحصر ہے۔

نتیجہ: نافرمانی بطور تصدیق

آئی سی جے کو 20ویں صدی کے جرائم کو 21ویں صدی میں دہرانے سے روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ غزہ میں اسرائیل کے اقدامات اور آئی سی جے کے عبوری احکامات کی نافرمانی اب عدالت کو ایسی پوزیشن میں ڈال رہے ہیں جہاں عدم عمل کا عمل جتنا ہی نتیجہ خیز ہوگا۔

ایسے اعمال کو جاری رکھتے ہوئے وارننگ کے بعد کہ وہ نسل کشی ہو سکتے ہیں، اسرائیل نے نہ صرف قانونی حد کا امتحان لیا - بلکہ ممکنہ طور پر اسی ارادے کی تصدیق کی جو نسل کشی کو قابل تعاقب بناتی ہے۔

اگر آئی سی جے نسل کشی کنونشن کی سالمیت برقرار رکھنا چاہتی ہے، تو اسے فیصلہ کن طور پر جواب دینا ہوگا۔ اس سے کم کچھ بھی نہ صرف کنونشن کے مقصد کو دھوکہ دے گا، بلکہ درحقیقت اعلان کرے گا کہ کچھ ریاستیں بس قانون سے بالاتر ہیں۔

اور اگر آئی سی جے معاف کر دے یا مسترد کر دے جو اتنی ساری معتبر ماہرین اور اداروں نے پہلے ہی نسل کشی کا درس کتابی کیس تسلیم کر لیا ہے، تو وہ صرف فلسطین کو ناکام نہیں کرے گی۔ وہ خود کو ناکام کرے گی۔ وہ نسل کشی کنونشن کو سیاسی آلہ اور بین الاقوامی قانون کو تماشہ میں تبدیل کر دے گی۔ عدالت جسمانی طور پر تحلیل نہیں کی جا سکتی، لیکن وہ اپنی ہی ساکھ کو تحلیل کر دے گی۔

اگر آئی سی جے اسرائیل کو اس سے بچ نکلنے دے گی، تو دنیا عدالت کو نہیں چھوڑے گی۔ عدالت دنیا کو چھوڑ دے گی۔